کام اسی کو کرنا چاہیئے ۔ کم از کم چار انگریزی روز نامے بہت ضروری ہیں جو مدراس بمبئی ۔ کلکتہ اور دلی سے شائع ہوں۔ یہ قوم کی اہم ترین خدمت بھی ہے اور ایک نفع بخش تجارت بھی ۔ اس لئے اگر کام سلیقہ اور اخلاص کیا جائے تو ان چار اخبارات کا سر و سامان ہو جانا چنداں مشکل نہیں ۔

" صدیق اکبر" نامی کتاب کو ہندوستان اور پاکستان کے علمی اور اسلامی حلقوں میں جو مقبولیت و پذیرائی حاصل ہوئی اُس کی وجہ سے پہلا ایڈیشن بہت دن ہوئے ختم ہو گیا تھا لیکن دوسرے ایڈیشن کی اشاعت میں تاخیر اس لئے ہوتی رہی کہ کتاب میں متعدد غلطیاں رہ گئی تھیں جن کی طرف اہل علم نے توجہ دلائی تھی اس لئے نظر ثانی کی بڑی ضرورت تھی اور مصنف کی عدیم الفرصتی کے باعث اس کا موقع نہیں مل رہا تھا بہر حال پچھلے دنوں کسی نہ کسی طرح اس کا موقع نکالا گیا اور کافی غور اور توجہ سے نظر ثانی کا کام انجام کو پہونچا۔ اب امید ہے کہ کتاب کا دوسرا ایڈیشن ایک ڈیڑھ مہینہ میں پریس سے آجائیگا ۔ اس دوسرے ایڈیشن میں اگرچہ ردّ و بدل کہیں کہیں ہے لیکن جتنا کچھ ہے وہ معنوی اور تحقیقی اعتبار سے اس درجہ وقیع ہے کہ جن ارباب ذوق نے پہلا ایڈیشن خرید رکھا ہے اُن کے لئے یہ دوسرا ایڈیشن خرید کرنا بارِ گراں نہ ہوگا ۔ اس مرتبہ کوشش کی گئی ہے کہ کتاب کتابت اور طباعت کی غلطیوں سے بھی حتی الامکان پاک ہو ۔

اس سال ادارہ کی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے سرکاری خطوط، تفسیر مظہری پارہ تبارک الذی و عم (اردو) اور عروج و زوال کے الٰہی قوانین کے علاوہ امام غزالی کے فلسفۂ اخلاق و تصوف پر ایک نہایت عمدہ، ضخیم اور محققانہ کتاب شائع ہوئی ہے یہ ڈاکٹر سید حسن صاحب شور قادری کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جو موصوف نے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے پی ایچ ڈی کی سند لینے کے لئے بڑی محنت و جانفشانی سے فاضل شہیر مولانا سید فضل اللہ شاہ صاحب سابق صدر شعبۂ مذہب و ثقافت عثمانیہ یونیورسٹی کی نگرانی میں مرتب کیا تھا اور جو حضرات اس کے ممتحن تھے انھوں نے اس کی بڑی تعریف کی تھی ۔ امام غزالی پر کتابوں کی کمی نہیں ہے۔ لیکن اس مقالہ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں امام عالی مقام کے فلسفۂ اخلاق و تصوف کا تنقیدی جائزہ قرآن و حدیث اور متقدمین کے افکار و آرا کی روشنی میں لیا گیا ہے اور کسی بات کو صرف اس لئے قبول نہیں کیا گیا کہ وہ امام کے قلم سے نکلی ہے ۔ اس بنا پر جو حضرات شخصیت پرستی کے عادی ہیں ممکن ہے انھیں کتاب سے